سکندر

ہے روایت شترسوار کسی کا تھا رسول — ان دنوں شہر مدینہ میں ہوا اس کا نزول
جس محلہ میں بہم رہتے تھے حسنین و بتول — ۱ — ایک لڑکی کھڑی دروازے پہ بیمار و ملول
خط لیے کہتی تھی پردہ کے قریں زار و نزار
ادھر آ تجھکو خدا کی قسم اے ناقہ سوار

ناگہاں سن شترسوار وہ آوازِ حزیں — با ادب آن کے کہنے لگا پردے کے قریں
کوئی اس گھر میں دلاسے کو ترے ہے کہ نہیں — ۲ — اتنی سی عمر میں کیا دکھ ہے تجھے اے غمگیں
کون سی قوم کی تو لڑکی ہے بیمار و صغیر
کیا ترا نام ہے تو کس کے لیے ہے دلگیر

وہ لگی کہنے کہ سن بندۂ حی القیوم — میرا نانا ہے نبی، دادا علی باب علوم
یہ محلہ بنی ہاشم کا ہے سب کو معلوم — ۳ — اور میں لڑکی جو بیمار ہوں و کیا مغموم
فاطمہ صغرا اسی واسطے ہے میرا نام
دادی زہرا کی سی صورت ہے مرے منہ کی تمام

اور چچا میرا حسن زہر سے جس کو مارا — بعد اس کے کوئی اس ڈیوڑھی کا والی نہ رہا
ایک جیتا رہا جو میرا ہے بینا بابا — ۴ — وہ بھی بیمار مجھے چھوڑ کے سفر کو ہے گیا
اب تلک مجکو نہیں اس کی خبر کچھ معلوم
ام سلمہ مری اب نانی ہے گھر میں مغموم

ایک تو فاقہ کشی دوسرے میں ہوں نادار — گھر میں دانہ نہیں کیا دوں تجھے اے ناقہ سوار
ایک تمغہ ہے مرے سر پہ سو دیتی ہوں اتار — ۵ — میں نے بخشا اسے بھائی مرا خط لے کے سدھار
کہیو بابا سے کہ ہے فاطمہ صغرا بے چین
نام لے لے کے وہ مر جائے گی کہہ کہہ کے حسین

www.emarsiya.com

اس لیے دیتی ہوں خط میں تجھے اے ناقہ سوار — کربلا کی مجھے بو آتی ہے تجھ سے ہر بار
میرا بابا بھی گیا ہے گا ادھر کو ناچار — ۶ — گر کبھی ہو ترا اس دشت کے میداں میں گزار
کہیو رو رو کے زبانی تو مرا سب یہ پیام
بندگی میرے بڑوں کو مرے چھوٹوں کو سلام

میری ماں بانو سے کہیو کہ تم اتنا کیجو — میری جانب سے سکینہ کی بلائیں لیجو
اور مری بہنوں سے رو رو کے یہی کہہ دیجو — ۷ — کھانا واں کھائیو یاں آن کے پانی پیجو
بھائی اکبر سے یہ کہیو کہ وطن کو جاؤ
میرے بابا کو مدینہ کی طرف لے جاؤ

دوسرے بھائی سے کہیو کہ پیارے سجاد — میں اسی فکر میں دن رات کروں ہوں فریاد
رسم دنیا ہے یہی کہتے ہیں یہ آدم زاد — ۸ — دور تک بچھڑے ہوؤں کو کوئی کب کرتا ہے یاد
تم مری یاد دلا بابا کو پیمبر کے گھر کو
ایک باری مجھے دکھلا دو شہِ صفدر کو

بھولے ماں جائے سے کہیو مرے اصغر ناداں — گھر کے آنگن میں ہے خالی ترے جھولے کا مکاں
ننھے پاؤں کا ترے دیکھوں ہوں جس جا پہ نشاں — ۹ — اس جگہ آنکھ لگاتی ہوں میں سر سے قرباں
تم اشارے سے یہ کہنا پدر و مادر کو
پھر کبھی دیکھو گے کبھی روضۂ پیغمبر کو

شاہ قاسم سے یہ کہیو کہ پیارے بھائی — اپنے لشکر کی خبر بھی نہ مجھے بھجوائی
چھاؤنی کون سے پردیس میں تم نے چھائی — ۱۰ — یاد کر اپنا وطن دیکھو مری تنہائی
تم شہِ دیں سے یہ کہیو کہ بہن ہے دل گیر
دیکھنے فاطمہ صغرا کو چلو یا شبیر

بھائی اکبر کو بلا ڈیوڑھی پہ یہ کہہ دینا — تیری صورت کو ترستی ہے بیماری بہنا
اے مرے بھائی خبر بہنا کی جلدی لینا — ۱۱ — اپنا دیدار مجھے پھر بھی شتابی دینا
ایک آزار سے میں اپنے ہوئی ہوں بے ہوش
دوسرے تم بھی ہوئے میری طرف سے خاموش

www.emarsiya.com

کہیو عباس چچا سے کہ تمھارے واری — کیا سکینہ ہی بھتیجی ہے تمھاری پیاری
اس کو پھرتے ہوئے کرتے ہوئے دلداری — مجکو خط بھی نہ لکھا تم نے چچا اک باری
اب مجھے اپنی سکینہ کے لیے یاد کرو
مجکو بابا سے ملاؤ مرا دل شاد کرو

بی سکینہ سے بہت کہیو کہ ہم جولی بہن — لڑکیاں آتی ہیں ہمسایہ کی تیرے کارن
گھیر کر مجھ دل بیمار کو گھر کے آنگن — دن میں سو بار یہی کرتی ہیں آپس میں سخن
فاطمہ صغرا سکینہ سے ملے یا اللہ
یا سکینہ ملے جو اس کو شفا ہو دلخواہ

یہ پیام اتنا سنا فاطمہ صغرا بی بی — خط و مقنع شتر اسوار کو جو دینے لگی
اس نے مقنع نہ لیا رو کے کتابت لے لی — وقتِ رخصت کہا دکھیا نے کہ ست رو بھائی
جگ میں روتا ہوا اتنا صد جو کہیں جاتا ہے
یہ مقرر ہے موے کی وہ خبر لاتا ہے

سن کے چپکا ہوا منہ پھیر کے وہ ناقہ سوار — ہانکتا اونٹ چلا چھوڑ مدینہ کا دیار
جس طرف دیکھا کہ جنگل میں اٹھا ہے گا غبار — دوڑ کر پوچھتا ہر ایک مسافر کو پکار
لشکرِ ابنِ علی سے جو ہو کوئی آگاہ
مجکو بتلا دو نشاں اس کا برائے اللہ

مومنو یاں سے سنو یوں ہے روایت کا بیاں — کربلا میں جو گھرا لشکرِ دیں کا سلطاں
بے کس و بے بس و با اہلِ حرم گریہ کناں — یعنی زہرا کا جگر ابنِ علی تشنہ دہاں
کئی دن گزرے ہیں نرغہ میں ہے بے آب و طعام
راہ دیتے نہیں جانے کی کہیں لشکرِ شام

الغرض رات محرم کی جو آئی دسویں — جاگتے جاگتے آنکھیں جو نہی بانو کی گئیں
خواب میں دیکھا تو اک بی بی ہے دکھیا غمگیں — سر کے بالوں سے وہ رو رو کے بہارے ہے زمیں
اپنے ہاتھوں سے بنا کر نئی جگہ ہے ہموار
خاک پہ بیٹھی ہے جنگل میں اکیلی لاچار

دیکھ بانو نے کہا کون ہے تو دکھیا مائی — اپنا گھر چھوڑ کے جنگل میں جو روتی آئی
کس کے کارن تجھے اس بن میں مصیبت لائی ۱۸ — میں بھی معلوم کروں کون ہے تو اے مائی
اپنے ہاتھوں سے سنواری ہے زمیں کس کے لیے
سر کے بالوں سے بہاری ہے زمیں کس کے لیے

وہ لگی کہنے کہ کیا پوچھے ہے بانو بیٹی — فاطمہ زہرا جسے کہتے ہیں میں ہوں بی بی
کل مرے لال حسینا کی ہے یاں موت لکھی ۱۹ — ہائے پیاسا اسے کل ذبح کریں گے کوفی
چھوڑ جاویں گے اکیلا جو مرے جانی کو
اس کے لاشہ پہ میں بیٹھوں گی نگہبانی کو

فاطمہ سے جو سنی خواب میں بانو نے یہ بات — نیند سے چونک پڑی دیکھا تو باقی ہے رات
خوف کے مارے بہو رو پڑی ملتی ہاتھ ۲۰ — شاہ سے کہنے لگی صبح تمہاری ہے وفات
میں نے سپنے میں یہ زہرا سے سنا ہے شبیر
اس مرے خواب پریشاں کی بتاؤ تعبیر

شاہ بانو سے لگے کہنے کہ اے مونس جاں — خواب سچا ہے ترا صبر ہے تعبیر بیاں
میں ترے پاس کوئی دم کا ہوں اس جا مہماں ۲۱ — گود خالی ہے تری اصغر معصوم کہاں
پیٹ سر کہنے لگی جھولے میں اصغر بے شیر
ہچکیاں لے کے تڑپے ہے مرا لال صغیر

کٹ گئی رات جو وہ بانو کو روتے روتے — ایک دکھ اور پڑا صبح کے ہوتے ہوتے
بی سکینہ کی کھلی آنکھ جو سوتے سوتے ۲۲ — العطش کہتی ہوئی جان کو کھوتے کھوتے
آن کے باپ کی چھاتی سے لگی وہ معصوم
گود میں گر کے دکھانے لگی سوکھا حلقوم

شاہِ مصروفِ دعا بیٹھے تھے پیاسے بیتاب — یک بیک صبح شہادت نے اٹھائی جو نقاب
گود کے بیچ سکینہ جو پڑی تھی بے آب ۲۳ — سامنے بانو پکاری کہ ہے اصغر بے تاب
پانی اتنا سا کہیں لاؤ سکینہ کے لیے
بچ رہے اس سے کوئی بوند تو اصغر بھی پیے

www.emarsiya.com

۲۴ شاہ پانی کے لیے گھر سے جو نکلے باہر دیکھتے کیا ہیں کہ سب مارے گئے ہیں یاور
نہ بھتیجا ہی رہا اور نہ برادر نہ پسر ہائے بن پانی موے رن میں مسافر بے گھر
شاہ لاشوں پہ نظر کر کے جو آئے گھر میں
کہا بانو نے کہ اب حال نہیں اصغر میں

۲۵ تب تو اصغر کو سسکتا ہوا لے کر شہِ دیں بی سکینہ کو چلے چھوڑ کے پیاسا غمگیں
مانگنے پانی کو خود آئے جہاں تھے وہ لعیں دونوں ہاتھوں پہ دھرے بچے کو ہر اک کے تئیں
کھڑے دکھلاتے تھے اور سنتی تھی وہ قوم شریر
اس مرے ننھے مسافر کو دو تھوڑا سا شیر

۲۶ لعل کو وہ جو دکھاتا رہا ہر چند امام مانگتا پانی رہا لے لے کے اصغر کا نام
تو بھی ہرگز نہ دیا پانی کسی نے اک جام دیکھتے تھے کھڑے اور ہنستے تھے سب اکن شام
تیر قاتل جو کشندوں کی کماں سے چھوٹا
چھیدا بچہ کا گلا باپ کا بازو ٹوٹا

۲۷ تر ہوا خون سے اس لعل کا جس دم حلقوم لے چلے بانو کے دکھلانے کو مردہ معصوم
گھر میں آ دیکھا بلکتی ہے سکینہ مغموم کہا بانو سے کہ اب میرا ہے جینا معدوم
یار سب مر گئے اک میں رہا تنہا شبیر
دیکھیے آگے دکھاتی ہے مجھے کیا تقدیر

۲۸ گود سے اپنے دیا گود میں بانو کے وہ لال اپنے بازو کو دکھایا کہ یہ ہے میرا حال
نہ کہیں آئے سکینہ مرے آگے فی الحال وہ مجھے جانے نہ دیوے گی نہ چھوڑے گی خیال
بی بیوں نے جو کیا آن کے اصغر پہ ہجوم
الوداع کہہ کے چلا مرنے کو شاہ مظلوم

۲۹ شاہ روتے ہوئے خیمہ سے جو نکلے باہر لی رکاب آ کے شہادت نے چڑھے گھوڑے پر
دیکھتی رہ گئی دروازے پہ بانو بے پر بانو اصغر کو دکھا کہنے لگی یا سرور
تم چلے مرنے کو اصغر کو تو گڑوا جاؤ
میں کہاں بیٹھوں مجھے جا مری بتلا جاؤ

www.emarsiya.com

اتنے میں عابدِ بیمار پریشاں احوال ہاتھ کاندھے پہ دھرے پھوپھیاں کے ہمراہ نڈھال
آئے دروازے تلک دیکھنے بابا کا جمال ۲۰ بیٹھ چوکھٹ پہ کیا رو رو کے یہ بابا سے سوال
مجھ میں طاقت نہیں تم ہوتے ہو لاچار جدا
بی سکینہ ہیں جدا پیاسی ہیں بیمار جدا

پھر تو عابد کی طرف رو کے پکارے شبیر واسطے پانی کے مارا مرا اصغر سا صغیر
اور کشندے نے لگایا مرے بازو پہ تیر ۲۱ شکر ہے خوب ہوا یونہی لکھی تھی تقدیر
اب سکینہ کے لیے اور تری خاطر سجاد
مانگنے جاتا ہوں پانی پہ نہ دیں گے جلاد

اے مرے عابدِ بیمار یہ وہ دن ہے آج تنِ مجروح پڑا ہوگا کفن کا محتاج
اور مرے سر کو جو نیزہ پہ ملے گی معراج ۲۲ بعد میرے ترے سر پہ ہے امامت کا تاج
اہلِ بیتِ نبوی کا تو ہی اک والی ہے
جان کا تیری تو اللہ ہی رکھوالی ہے

یہ سخن کہہ کے شہِ دیں نے اٹھایا گھوڑا اپنے ناموس کو روتا ہوا گھر میں چھوڑا
جا کشندوں سے لگا مانگنے پانی تھوڑا ۲۳ ہائے ظالم نے لگا تیر کماں سے جوڑا
کھینچ مارا لب و دنداں پہ شہِ سرور کے
کلیاں ہائے چلیں منہ سے لہو بھر بھر کے

شاہِ غازی کی لڑائی کا کروں کیا میں رقم جس کے تلوار لگائی ہوا اک دم میں قلم
اور جدا ضرب سپر سے کیا کتنوں کو ختم ۲۴ ٹھوکریں کھا کے رکابوں سے گرا اک عالم
اس گھڑی آ کے شجاعت بھی قدم بوس ہوئی
موت حیرت زدہ سب فوج پر افسوس ہوئی

دوستاں ہائے ستم کوفیاں چالیس ہزار تنِ تنہا شہِ مرداں کا پسر ایک سوار
کثرت میں لڑا تھا پیاسا نہ مددگار نہ یار ۲۵ پشتۂ خاک پہ اک جا لیا گھوڑے نے قرار
اس بلندی کے اوپر چڑھ کے امامِ دو جہاں
پونچھتا تھا کمر زخموں سے لہو تشنہ دہاں

ہاتفِ غیب سے اس آن میں پہنچی یہ ندا — جیسے لڑتے ہیں بشر ہے تجھے وہ جنگ روا
اے حسینِ ابنِ علی زبدۂ امامت زجتا — ۳۶ — حلق کٹوانے کے وعدہ پہ کر اپنے وفا

یہ صدا سنتے ہی سرور نے لیا ہاتھ کو تھام
سر جھکا قبلہ کی جانب کیا خالق کو سلام

شاہ نے پھر تو غضب سے وہیں کھینچی تلوار — مل گیا فوج میں گھوڑے کو دبا کر اک بار
برچھیاں، تیر و سناں لے کے دوڑے کفار — ۳۷ — پیاس کے مارے نہ تھا جان کو سرور کی قرار

اس پہ لڑتے تھے کھڑے ایسی پریشانی میں
ایک تیر اور لگا آن کے پیشانی میں

اور مدینہ کی طرف منہ کیے ہاتھوں کو اٹھا — سر کٹے کنبہ کے ہاتھوں کو اشاروں سے بتا
نام لے لے کے شہیدوں کے یہی کہتا تھا — ۳۸ — دیکھ لے نانا یہ ہے حال مرے پیاروں کا

ہاتھ مونڈھوں سے کٹائے وہ پڑا ہے عباس
اور کٹی مشک و علم رکھی ہے وہ لاش کے پاس

دیکھو اکبر کو کہ ہے خون رواں تالو سے — تیری صورت کو نہ تھا فرق جسے یک مو سے
اس کا مکھڑا ہے چھپا خاک بھرے گیسو سے — ۳۹ — یہ ستم سہتا ہوں امت کے تمہارے رو سے

بنے قاسم کے پڑے ہیں کٹے مہندی بھرے ہات
اور اسے گھیرے ہوئے سوتی ہے دولہا کی برات

لاش کے پیچھے جو قاسم کے ہے ننھا لاشا — یہ وہ شہ بالا ہے دولہا کا براتی چھوٹا
جس کو شربت کے عوض پانی کا قطرہ نہ ملا — ۴۰ — یعنی اصغر مرا معصوم پیارا بیٹا

یا نبی میں ہوں یہ زغے میں مدینہ سے دور
پشتۂ خاک پہ روتا ہوں کھڑا زخموں سے چور

شاہ کو گھیرے ہوئے رن میں کھڑے تھے کفار — ناگہاں سمتِ مدینہ سے اٹھا ایک غبار
سر پہ خط باندھے ہوئے گرد سے نکلا اک بار — ۴۱ — دوستاں قاصدِ صغرا کا ہے یہ ناقہ سوار

فوجِ ظالم کنے آ کہنے لگا اے یاراں
ہے کہاں ابنِ علی لشکرِ دیں کا سلطاں

www.emarsiya.com

۴۲
وہ لگے کہنے ادھر دیکھ ارے او ناقہ سوار — جس کو تو پوچھے ہے گھائل ہے وہ گھوڑے پہ سوار
دیکھ دو ڈرار ہیں تانے ہوئے ناقہ کی مہار — سر سے خط کھول بٹھا اونٹ کو اترا اک بار

چڑھ کے پشتہ پہ جو دیکھا تو ہے بے حال امام
سر جھکا شاہ کے قدموں پہ گرا کر کے سلام

۴۳
شاہِ زخمی نے دکھا لہو بھرا اپنا رو — لال رخساروں پہ آنکھوں سے بہا کر آنسو
کہا میرے تو سبھی کٹ گئے ہمدم بازو — اس کٹھن وقت میں کون ایسا مددگار ہے تو

وہ لگا کہنے کہ اک لڑکی کا خط لایا ہوں
گھر کے دروازے پہ روتا اسے چھوڑ آیا ہوں

۴۴
بیقراری سے کہا شاہ نے خط مجکو دکھا — داغ پہ داغ الم پر یہ الم ہم پہ ہوا
بھائی قاصد وہ مری بیٹی ہے صد واویلا — اچھے ہونے کی خبر مجکو زبانی تو سنا

پیٹ سر کہنے لگا کیا کہوں اے سرورِ دیں
وہ تو بیمار ہے تم بن اسے اب چین نہیں

۴۵
ماں بہن بھائی چچا پھپھیوں کی خدمت میں سلام — اور یہ خط بھیجا ہے تم پاس اسے لیجے امام
شاہ نے لیتے ہی خط چھوڑ کے گھوڑے کی لگام — فاطمہ صغرا کا نامہ پہ لکھا دیکھا جو نام

خط کو آنکھوں سے لگا گھوڑے کو ہانکا اک بار
چلے لاشوں کی طرف روتے ہوئے زار و نزار

۴۶
خط کو چھاتی سے لگائے ہوئے اور آنکھوں سے — اور جدا پونچھتے جاتے تھے لہو زخموں سے
آن کر کہنے لگے کھول کے خط لاشوں سے — بھائیو تم میں جو لاشہ ہے کٹا ہاتھوں سے

پہلے اس بھائی کنے پڑھنے کو خط لایا ہوں
خطِ صغرا نہیں قسمت کا لکھا لایا ہوں

۴۷
یعنی عباس علی تم سے میں کرتا ہوں کلام — تمہیں بھیجا ہے مدینہ سے بھتیجی نے سلام
سنو بھیا کہ شکایت کہ حکایت کا مقام — یہ لکھا ہے کہ چچا تم گئے بھولے مرا نام

بی سکینہ کی محبت میں ہوئے ہو مشغول
یا کسی دشتِ بلا میں وطن اپنا گئے بھول

www.emarsiya.com

تم کو اکبر یہ لکھی ہے وہ بہن دکھ پائی — سر کے بالوں سے میں گھر جھاڑوں جو آؤ بھائی
۴۸ بانے قاسم نے بھی میری نہ خبر منگوائی — اور تمھیں اصغر علی یوں لکھے ہے ماں جائی
تم جو آؤ تو گلے مل کے بلائیں لوں گی
دادی زہرا کی دلا ذات قسم دوں گی

شاہ خط پڑھتے تھے آنکھوں سے بہے تھا خوناب — سر کٹے تو تجھے اک حرف کا پایا نہ جواب
۴۹ پھیر گھوڑے کو طرف گھر کے چلا ہو بے تاب — آ کے ڈیوڑھی پہ کہا دوڑیو جلدی سے شتاب
بی بیو قاصد صغرا میں تمھارا ہوں حسین
خط لیے آیا ہوں پڑھنے کو پکارا ہوں حسین

سن کے آواز وہ دکھیاریاں روتی آئیں — گھر کے دروازے پہ عابد کو لیے سب دعائیں
۵۰ دیکھ سرور کو اڑا خاک پچھاڑیں کھائیں — شاہ پڑھنے لگے نامہ کو تو سب تھرائیں
کہا اے بی بیو صغرا نے لکھا ہے گا پیام
بندگی پہلے ہے بانو کو سکینہ کو سلام

تم کو زینب یہ لکھا ہے کہ پھپھی بی پیاری — مجھکو جیجیوں سے ملا دو میں تمھارے واری
۵۱ پھوپھی کلثوم کو تو بندہ ہے سو سو باری — مرے بابا کو لے آؤ میں گئی بلہاری
بنی ہاشم کے محل کو بسا شاد کرو
شہر ویراں ہے مدینہ کو تم آباد کرو

بھائی صاحب کو لکھا ہے کہ پیارے سجاد — میں اسی فکر میں دن رات کروں ہوں فریاد
۵۲ اے گلِ باغِ علی حق سے مری ہے فریاد — میں تری لونڈی ہوں کر ہجر سے مجھکو آزاد
گور پر جا کے محمد کے چڑھاؤں چادر
گوندھ آنکھوں سے میں نرگس کی چڑھاؤں چادر

سہرا میں باندھ کے پھولوں کا حسن کے رونے — لے کے میں جاؤں گی شربت کو سر اوپر دھر کے
۵۳ دودھ کے کوزے چھلکتے ہوئے ہاتھوں پہ دھرے — جاؤں زہرا کی میں درگاہ میں مراد اپنی لیے
شاہ قاسم کو بھی اس رات میں جگواؤں گی
تب مراد اپنی میں اللہ سے پھر پاؤں گی

www.emarsiya.com

خاک پہ کھا اُلٹے کٹرے روتے تھے لہو تھا جاری لہو پانی ہوا ل مٹی سے دا۔ی واری
کھل پڑی بابا کے سر سے کتابت ساری ۵۱ پھر چلی رن کو بلکتی ہوئی وہ دکھیاری
آن کر کہنے لگی پوتوں سے دکھیا بے آب
وہ کتابت نہ رہی کیا لکھوں صغرا کو جواب

اتنے میں اک بے دین نے یہ ظلم کیا بات کرنے نہ دی اک دم اسے جینے نہ دیا
فاطمہ صغرا کے بابا کا گلا کاٹ لیا ۵۲ کس ظالم نے ترس کھا کے کفن بھی نہ دیا
خاک اور خوں میں ملا جبہ و دستار نبی
جنگ سے پیاسا گیا روتا ہوا جان علی

نوح کے وقت میں طوفاں نہ ہوا تھا ایسا خاندانِ نبوی خون میں ڈوبا جیسا
اے فلک اہلِ زمیں پر یہ ستم ہے کیسا ۵۳ کب زمانے میں کسی آنکھ نے دیکھا ایسا
خط کے پرزے ہیں کہیں قاصدِ صغرا ہے کہیں
پڑھنے والے کا کٹا سر کہیں لاشہ ہے کہیں

ناگہاں دامنِ صحرا سے کبوتر بے حال نیم جاں اڑتا ہوا آن گرا ہو کے نڈھال
زخمی کے پاس لگا لوٹنے بسمل کی مثال ۵۴ شاہ کے لوہو میں سب لال کر اپنے پر و بال
سر کٹے لاش کے قربان ہو با اشک فشاں
لہو پانی ہوا برساتا مدینہ کو رواں

پیڑ پر بیٹھ کے جنگل میں وہ جس جا روتا خنجرِ غم سے گلا کاٹ کے مرغانِ ہوا
تتلیاں روتے تو وہ خاک اڑا اٹھ جاتا ۵۵ پیٹتا بازو سے لوہو بھرا سینہ اپنا
آیا دکھلاتا ہوا گھر پہ محمد کے نڈھال
بیٹھا دیوار پہ لوہو بھرے تن کو سنبھال

گھر کے آنگن میں کہیں فاطمہ صغرا تھی کھڑی ام سلمہ کنے دوڑی گئی بے سبب کرتی
کیسا بیٹھا ہے ترے گھر پہ کبوتر نانی ۵۵ گویا قاصد مرے بابا کا یہ آیا ہے ابھی
ام سلمہ نے جو دیکھا تو یہی فرمایا
کہہ لڑکی ترے سمجھانے کو یہ یاد آیا

www.emarsiya.com

ایک دن مجرِ صادق نے بھرا شیشۂ خاک — مجھے سونپا تھا کہ تو رکھیو اسے بانوئے پاک
لال ہو جائے تو یوں جانیو ہو کر غمناک — کہ حسینا مرا لوہو میں پڑا ہوگا ہلاک ۶۰
ام سلمہ جو اٹھی طاق سے شیشہ لائی
خاک لوہو سے بھی رنگین زیادہ پائی

دیکھ صغرا نے کہا گھر میں یہ کیا رنگ ہوا — اے کبوتر مرے بابا کو کہاں چھوڑ آیا
ماں بہن بھائی چچا بھتیجوں میں کوئی بھی بچا — سن کے ہمسائیاں سب رونے لگیں اس کو لگا ۶۱
ایک صغرا نہیں اس غم سے ہوئی بے آرام
بنی ہاشم کے محلہ کے زن و مرد تمام

التماس اب ہے سکندر کی یہی یا اللہ — میرے مکتوب سے یوں طول عمل ہو کوتاہ
نہ رہے جس کی سطر میں نہیں اک حرف گناہ — واسطے فاطمہ صغرا کے ہو بخشش کی نگاہ ۶۲
آبِ رحمت سے مری جرم کا نامہ دھو ڈال
ہوئے شبیر کی خاطر سے یہ منظور سوال

www.emarsiya.com